Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۳ جمادی الاوّل ۱۳۹۵ھ ۱۵ ہجرت ۱۳۵۴ ہش ۱۵ مئی ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۰۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ ہجرت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

کل حضور کو کمزوری رہی۔ خون اور قارورہ کے ٹیسٹ سے معلوم ہوا ہے کہ انفیکشن ابھی پوری طرح دُور نہیں ہوئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ التزاماً دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا دے اور کامیابیوں اور برکتوں سے معمور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۵ ہجرت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

طبیعت اچھی نہیں ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۱۵ ہجرت ۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے فرزندِ اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اِن دنوں آپ کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم مرزا شمیم احمد صاحب بھی کراچی میں بیمار ہیں گو پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن اپنی کسی قابلیّت کو اپنی طرف منسوب نہیں کرتا بلکہ اُسے خُدا کا فضل ہی یقین کرتا ہے

وہ بڑا ہو کر بھی اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے اور اپنی ہستی کو بے حقیقت پاتا ہے

"درحقیقت وہ گند جو نفس کے جذبات کا ہے اور بداخلاقی، کبر، ریاء وغیرہ صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے اس پر موت نہیں آتی جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو اور یہ مواد ردّیہ جل نہیں سکتے جب تک معرفت کی آگ ان کو نہ جلائے جس میں یہ معرفت کی آگ پیدا ہو جاتی ہے وہ ان اخلاقی کمزوریوں سے پاک ہونے لگتا ہے اور بڑا ہو کر بھی اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے اور اپنی ہستی کو کچھ حقیقت نہیں پاتا۔ وہ اس نُور اور روشنی کو جو انوارِ معرفت سے اسے ملتی ہے اپنی کسی قابلیّت اور خُوبی کا نتیجہ نہیں مانتا اور نہ اسے اپنے نفس کی طرف منسوب کرتا ہے بلکہ وہ اسے خُدا تعالیٰ ہی کا فضل اور رحم یقین کرتا ہے ۔۔۔ انبیاء علیہم السّلام کے نفوس صافیہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فیضان اور فیوض سے معرفت کے انوار ان پر پڑتے ہیں اور ان کو روشن کر دیتے ہیں۔ اِسی لئے وہ ذاتی طور پر کوئی دعویٰ نہیں کرتے بلکہ ہر ایک فیض کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں اور یہی سچ بھی ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۴ ۔ ۲۷۵)

قائدینِ مجالس خدام الاحمدیہ سے ضروری گزارش

(محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

برادران ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کو علم ہے امسال سالانہ مرکزی امتحانات اطفال کے لئے ۳۰ مئی اور سالانہ مرکزی امتحانات خدام کے لئے ۸ جون کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ مجھے توقع ہے کہ آپ اِن ہر دو امتحانات کے انعقاد کے لئے پہلے ہی کوشش فرما رہے ہوں گے۔

ازراہِ کرم اِن امتحانات کی اہمیت اطفال و خدام کے ذہن نشین کروائیں اور اِس بات کی کوشش فرماویں کہ آپ کی مجلس کے تمام اطفال و خدام اِن امتحانات میں شرکت کریں۔ جو بچے یا خدام تحریری امتحان نہ دے سکتے ہوں اُن سے زبانی امتحان لینے کا بندوبست فرماویں۔

قائدینِ اضلاع و علاقہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ تمام قائدینِ مجالس کو اِن امتحانات کے انعقاد کے سلسلے میں یاددہانی کرواتے رہیں اور اِس بات کی خاص کوشش فرماویں کہ اُن کے ضلع اور علاقہ کی سو فیصد مجالس میں اِن ہر دو امتحانات کا انعقاد مقررہ تاریخوں پر ہو جاوے۔

خدا تعالیٰ ہمیں اِن امتحانات کو ہر طرح کامیاب بنانے کی توفیق اور ہمت بخشے۔ آمین

والسّلام

صدر مجلس خدام الاحمدیہ

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۵ ہجرت ۱۳۵۴ھ
مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۷۵ء

حقیقی مومنوں کا امتیازی شعار

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ زندگی مسلسل جدوجہد سے ہی نہیں بلکہ اس کے نتیجہ میں رُونما ہونے والی مسلسل پیشقدمی اور نشوو ارتقاء سے عبارت ہے۔ جب نشوو ارتقاء اور پیشقدمی کی کیفیت رونما ہونی بند ہو جائے تو سکون اور ٹھہراؤ کی یہ حالت زوال کا پیش خیمہ ہو نیکے باعث موت کا ایک سگنل ہوتی ہے۔ جب تک انسانی طاقتوں اور استعدادوں کی نشوونما جاری رہتی ہے انسان اپنے آپ کو زندگی سے بھرپور و معمور محسوس کرتا ہے لیکن جب عمر کا ایک حصہ گزرنے کے بعد نشوونما کی کیفیت رُک جاتی ہے تو پھر زوال کی بنیاد پڑ جاتی ہے اور انحطاط کی کیفیت رُونما ہو کر انسان کو موت کے قریب کرتی چلی جاتی ہے۔ اِس حقیقت کی طرف اللہ تعالیٰ نے اس آیۂ کریمہ میں اشارہ فرمایا ہے:۔

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ط (یٰس آیت ۶۹)

ترجمہ:۔ جسے ہم عمر رسیدہ بناتے ہیں اُسے جسمانی طاقتوں میں کمزور کرتے جاتے ہیں۔

لیکن یہ حال صرف جسمانی حیات کا ہے رُوحانی حیات کا عالم اِس سے یکسر مختلف ہے۔ جسمانی حیات میں تو لازمی طور پر ایک مرحلہ ایسا آتا ہے جب اضمحلال کی کیفیت رُونما ہونے کے باعث قوای انحطاط پذیر ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور بالآخر جسمِ انسانی موت کی آغوش میں چلا جاتا ہے لیکن ایک مومن اگر مجاہدہ میں کمی نہ آنے دے تو اُس کی رُوحانی ترقی میں نہ صرف یہ کہ انحطاط کی کیفیت کبھی رُونما نہیں ہوتی بلکہ ارتقاء کا عمل مسلسل جاری رہتا ہے حتیٰ کہ ارتقاء کا یہ تسلسل اگلے جہان میں بھی جاری رہ کر بلندیٔ درجات کا موجب بنتا چلا جاتا ہے۔ اسی لئے نیکیاں بجالانے میں مومنوں کا قدم کبھی پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ اس کے کبھی ایک مقام پر ٹھہرنے کا بھی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ وہ تو آگے ہی آگے بڑھتا ہے۔ اسی لئے حقیقی مومن ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور اپنی اِس مسلسل پیشقدمی سے دنیا میں پہچانے اور شناخت کئے جاتے ہیں۔ وہ کیوں نہ نیکیوں میں ترقی پر ترقی کرتے اور شاہراہِ ترقی پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں جبکہ انہیں اپنے ربّ کا بار بار نازل ہونے والا تاکیدی حکم یہ ہے کہ:۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ط
اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ (البقرہ آیت ۱۴۹)

ترجمہ:۔ اور ہر ایک (شخص) کا ایک (نہ ایک) مطمح نظر ہوتا ہے جسے وہ (اپنے آپ پر) مسلّط کر لیتا ہے سو (اے مومنو! تمہارا مطمح نظر یہ ہونا چاہیئے کہ) تم نیکیوں (کے حصول) میں ایک دُوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ اللہ یقیناً ہر ایک امر پر پورا پورا قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو نیکیوں میں ایک دُوسرے سے آگے بڑھنے کا حکم دے کر دراصل اُنہیں یہ حکم دیا ہے کہ ہر شخص اپنے نیکی کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے کیونکہ معیار کو بلند سے بلند تر کئے بغیر ایک دُوسرے سے آگے بڑھنا ممکن ہی نہیں ہوتا۔ سو حقیقی مومن نہ صرف یہ کہ نیکیاں بجالانے میں دوام اختیار کرتے ہیں بلکہ نیکیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ترقی کے میدان میں ان کا قدم کبھی کسی مقام پر جا کر رُکتا نہیں بلکہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانے کی اِس امتیازی شان کی وجہ سے ہی وہ دُنیا میں شناخت کئے جاتے ہیں۔

مومنوں کے نیکیوں میں آگے ہی آگے بڑھنے کی ایک بنیادی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشانوں کو دیکھ دیکھ کر ان کا ایمان مسلسل بڑھ رہا ہوتا ہے۔ ایمان میں اضافہ کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُسی نسبت سے اعمالِ صالحہ کی بجاآوری میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر ایمان میں جمود کی کیفیت پیدا ہو جائے تو اعمالِ صالحہ کی بجاآوری میں بھی جمود کی کیفیت کا پیدا ہونا ناگزیر ہوتا ہے۔ اور جب ایمان میں جمود کی وجہ سے زنگ لگنے لگتا ہے تو اعمال صالحہ کی بجاآوری میں اُسی نسبت سے انحطاط کی کیفیت رُونما ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اِس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حقیقی ایمان مفقود ہو جاتا ہے اور ایسے نام کے مومن اعمالِ صالحہ کی بجاآوری سے یکسر محروم ہو کر رہ جاتے ہیں حتیٰ کہ ان کے اور کافروں کے اعمال میں کوئی فرق باقی رہتا ہی نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی ایک یقینی علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں کو دیکھ دیکھ کر ان کے ایمان میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور ایمان میں اضافہ کے ساتھ ساتھ لازمی نتیجہ کے طور پر اعمالِ صالحہ کی بجاآوری میں وہ پہلے سے زیادہ مستعد ہوتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس علامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ۚۖ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ۚ (الانفال آیات ۳ تا ۵)

یعنی مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو اور بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر (اور زیادہ) توکل کرتے ہیں۔ (ایمان میں اِس اضافہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے) مومن نمازوں کو (اور زیادہ تعہد کے ساتھ) ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اسے (اور زیادہ تعہد کے ساتھ ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہ (مذکورہ بالا صفات رکھنے والے) ہی سچے مومن ہیں۔ ان کے رب کے پاس ان کے لئے (بڑے بڑے) مدارج اور بخشش کا سامان اور معزز رزق ہے۔

حقیقی مومنوں کے ایمان اور اعمالِ صالحہ میں مسلسل اضافہ کی یہ کیفیت عارضی نہیں بلکہ اِس درجہ مستقل اور دائمی ہوتی ہے کہ ابتلاؤں کے وارد ہونے پر بھی اِس میں نہ صرف یہ کہ کوئی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ ابتلاؤں کے زمانہ میں ایمان اور اعمالِ صالحہ کی بجاآوری میں اضافہ کی رفتار پہلے کی نسبت اَور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ ابتلاؤں کو دیکھ کر ان کے حوصلوں میں پستی نہیں آتی بلکہ ان کے حوصلے بحمداللہ تعالیٰ اَور زیادہ بلند ہو جاتے ہیں اسی لئے مشکلات و مصائب اور اذیّت ناک حالات میں گھرے ہوئے ہونے کے باوجود ترقی کی طرف ان کا قدم اَور زیادہ تیزی کیساتھ بڑھنے لگتا ہے حتیٰ کہ دُنیا ان کے حوصلوں کی بلندی، عزم کی پختگی نیز ایمان میں اور اعمالِ صالحہ کی بجاآوری میں اور اِسی طرح ترقی کی رفتار میں روزافزوں اضافہ کی غیر معمولی کیفیت کو دیکھ کر حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اِسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہولناک سے ہولناک ابتلاؤں کے تعلّق میں یہی فرمایا ہے وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب آیت ۲۳) کہ ابتلاء حقیقی مومنوں کو ایمان اور اطاعت میں اَور زیادہ بڑھانے کا وسیلہ ہوتے ہیں یعنی ابتلاؤں اور آزمائشوں کے زمانہ میں مومنوں کا قدم اَور زیادہ جذبہ و جوش کے ساتھ ترقی کی طرف بڑھتا ہے۔

الغرض ایمان اور اطاعت میں ہر آن ازدیادی اور اس کے لازمی نتیجہ کے طور پر اعمالِ صالحہ کی بجاآوری میں ترقی پذیر کیفیت کا دوامی طور پر رُونما ہوتے چلے جانا حقیقی مومنوں کی ایک بنیادی صفت اور امتیازی شعار ہوتا ہے۔ اِسی سے وہ بحمداللہ تعالیٰ دُنیا میں پہچانے اور شناخت کئے جاتے ہیں۔ اِس زمانہ میں یہ بنیادی صفت اور یہ امتیازی شعار جماعت احمدیہ کے ایثار پیشہ افراد کو حاصل ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنی احکام

اسلامی شعار — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل ربوہ

اسلامی سوسائٹی کا بنیادی نصب العین اخوت و محبت اور باہمی اتحاد و اتفاق ہے جس میں حسب و نسب رنگ و نسل اور قومیت و عصبیت کا قطعاً کوئی امتیاز نہ ہو اس عظیم مقصد کے دائمی قیام کے لئے اسلام نے ایک شعار مقرر کیا ہے اور اس کے رواج اور عام اشاعت کے لئے تاکید کی گئی ہے خدا تعالیٰ نے اس شعار کو پاکیزہ تحفہ کے نام سے موسوم کیا ہے اور فرزندانِ اسلام کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کی اتباع کریں چنانچہ فرمایا:۔

واذا حییتم بتحیۃ
فحیوا باحسن منها
او ردوها۔ ان اللہ
کان علی کل شیء حسیبا
(النساء ۸۷)

اور جب تم کو دعا دی جائے تو اس سے اچھے رنگ میں تم دعا دو یا اسی کو لوٹا دو خدا یقیناً ہر ایک امر کا حساب لینے والا ہے لفظ تحیہ سے مراد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ہے جو ایک دعائیہ فقرہ ہے جس میں ایک مسلمان بھائی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے بطور دعا کے خواہش کرتا ہے کہ تم سلامت رہو اور رحمت خداوندی سے نوازے جاؤ۔ یہ کیسا ہی حسین اور دلربا کلمہ ہے جو کسی اور مذہب میں نہیں پایا جاتا یہ بھی اسلام کا ایک امتیاز ہے عربی زبان میں لفظ تحیّہ کے معنے خوشگوار زندگی اور درازیٔ عمر کی آرزو کرنا یا دعا دینا۔ سلام کرنا اور ہر قسم کی سلامتی اور آفتوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کرنے کے ہیں۔

اس قرآنی حکم میں خدا تعالیٰ نے لفظ حسیباً میں بتلایا ہے کہ خدا تعالیٰ اس حکم کی تعمیل کرنے والوں کو اجر دیگا اور اس کی نافرمانی کرنے والوں سے بازپرس ہوگی۔

سورۃ النور میں خدا تعالیٰ نے پُرشوکت انداز میں لفظ تحیہ کے متعلق فرمایا:۔

فاذا دخلتم بیوتا
فسلموا علی انفسکم تحیۃ
من عند اللہ مبارکۃ
طیبۃ (النور ۶۲)

جب تم گھروں میں داخل ہو تو پہلے اپنے عزیزوں یا دوستوں پر سلام کر لیا کرو یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بڑی برکت والا اور پاکیزہ تحفہ ہے۔

(۲)

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر اس قرآنی حکم کا اتنا نمایاں اثر تھا کہ آپ نے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کو کثرت سے کہنے اور اس کے تمام رواج کے لئے تاکید فرمائی ہے اور اس کے متعلق آداب و احکام بیان فرماتے ہیں بلکہ ایک مسلمان کے لئے اس کو بطور ضابطہ کے قرار دیا ہے۔ کئی اخلاقی خرابیوں اور کمزوریوں کے ازالہ کے لئے اس کو بطور تریاق مقرر دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

عن الزبیر بن العوام
ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال
دب الیکم داء الامم
قبلکم الحسد والبغضاء
هی الحالقة لا اقول
تحلق الشعر ولکن
تحلق الدین والذی
نفسی بیده لا تدخلوا
الجنة حتی تؤمنوا
ولا تؤمنوا حتی
تحابوا افلا انبئکم
بما یثبت ذالکم
افشوا السلام بینکم
(ترمذی)

حضرت زبیر بن العوام نے بتلایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں پہلی امتوں کی بیماری حسد اور بغض سرایت کر گئی ہے۔ یہ بیماری مونڈ دینے والی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بال مونڈتی ہے بلکہ دین کا صفایا کر دیتی ہے مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ہرگز جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان نہیں لا سکتے جب تک باہمی محبت نہ کرو کیا میں تم کو اس امر کے متعلق نہ بتلاؤں جو محبت پیدا کرتی ہے وہ ہے آپس میں کثرت سے السلام علیکم کو رواج دینا۔

اس ارشاد بالا میں حسد اور بغض جیسی خطرناک بیماری کا تریاق السلام علیکم میں بتلایا گیا ہے جس کے نتیجہ میں باہمی اعتماد الفت اور خوشگوار تعلقات پیدا ہوتے ہیں اور ایک مومن دوسرے مومن کے لئے دعائے خیر کرتا ہے۔

السلام علیکم کا دعائیہ فقرہ کہنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ پہلے سے تعارف یا دوستی ہو بلکہ ارشاد نبوی ہے:۔

تقرأ السلام علی من
عرفت ومن لم تعرف

ہر شخص کو خواہ جان پہچان ہو یا نہ ہو تو سلام کہہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کی تربیت کے لئے السلام علیکم کا رواج دینے کے لئے حضرت انسؓ کو فرمایا:۔

یا بنی، اذا دخلت علی
اهلك فسلم یكن بركة
علیك وعلی اهل بیتك

اے میرے بیٹے جب تم گھر جاؤ تو سلام کہا کرو اسی طرح تجھے بھی اور تیرے خاندان کو بھی برکت ملے گی۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے:۔

"یسلم الصغیر علی الکبیر
والمار علی القاعد
والقلیل علی الکثیر"

عمر میں چھوٹا بڑی عمر والے کو السلام علیکم کہنے میں ابتدا کرے اور رستہ سے گذرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑی تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو السلام علیکم کہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے السلام علیکم کو رواج دینے کیلئے خوشکن الفاظ میں بشارت دیتے ہوئے فرمایا:۔

عن عمران بن الحصین
رضی اللہ عنهما قال
جاء رجل الی النبی
صلی اللہ علیه وسلم فقال
السلام علیکم فرد علیه
ثم جلس، فقال النبی صلی
اللہ علیه وسلم عشر ثم جاء آخر فقال
السلام علیکم ورحمة اللہ فرد علیه فجلس فقال
عشرون ثم جاء آخر فقال
السلام علیکم ورحمة
اللہ وبرکاته فرد
علیه فجلس فقال
ثلاثون (ترمذی)

حضرت عمران بن حصین بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے السلام علیکم کہا۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا جب وہ بیٹھ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دس گنا ثواب ملا ہے پھر ایک اور شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا حضور نے سلام کا جواب دیا جب وہ بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا۔ اس کو بیس گنا ثواب ملا ہے پھر ایک اور شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا حضور نے سلام کا جواب دیا جب وہ بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا اس شخص کو تیس گنا ثواب ملا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد میں السلام علیکم کو پورے طور پر کہنے والے کے لئے زیادہ ثواب بیان فرمایا ہے حصول ثواب کا کیسا ہی آسان وسیلہ ہے مگر ان کے لئے جو اس ارشاد پر لبیک کہتے ہیں۔

(۳)

السلام علیکم کو رواج دینے میں ان تاکیدی ارشادات کی غرض و غایت یہ ہے کہ یہ فقرہ جو اسلامی شعار ہے اور اس کے ذریعہ ایک مومن دوسرے مومن کو اپنے اعتماد میں لیتا ہے ان اخلاق حسنہ اور صفات جمیلہ پر حاوی ہے جن کے ذریعہ معاشرہ میں سلامتی، رحمت، برکت اور رفاہیت کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً عفو، حلم، صلہ رحمی، تزکیہ نفس، ایثار، صبر، شکر، اطاعت والدین، غریب پروری، حقوق العباد کی ادائیگی، باہمی تعاون یہ سب نیکیاں اور خوبیاں ایسی ہیں جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہیں اور معاشرہ کے لئے سراسر برکت کا موجب ہیں۔ اس کے مقابلہ میں بعض عیوب ایسے ہیں جو قوم سے رحمت اور برکت کو دور کر دیتے ہیں اور معاشرہ میں ابتری اور انتشار کا باعث ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر رشوت، شراب نوشی، زنا، فسق و فجور، عریانی، بے حیائی، سود خوری، جوا، ظلم، کم تولنا، چغلی، اسراف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور رنگ و نسل کی تمیز وغیرہ تھا۔

بیروت میں میرے استاد فواد افرام البستانی جو مذہبًا عیسائی تھے۔ اور لبنانی یونیورسٹی کے چانسلر تھے۔ وہ مجھے ہمیشہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا کرتے تھے ایک دن کہنے لگے کہ اسلام کا یہ فقرہ عظیم حکمت اور فلاسفی کو لئے ہوئے ہے اس کی افادیت اور اہمیت سے کئی مسلمان ناواقف ہیں مجھے یہ فقرہ بہت ہی پسند ہے اس لئے میں اس کو اپنے مسلمان دوستوں سے کہتا ہوں۔

افسوس صد افسوس کہ آجکل بعض نوجوان اس اسلامی اور ملی شعار کو ترک کر رہے ہیں اور اس کی جگہ مغربی اصطلاحات برائے ملاقات اور الوداع استعمال کر رہے ہیں گڈ مارننگ، اور گڈ بائی کو رواج دیا جا رہا ہے۔ ایک مسلمان کو ملتے وقت یا خط تحریر کرتے وقت السلام علیکم کو رواج دینا چاہیئے۔ یہی حکم ربانی اور ارشاد نبوی ہے اور اس میں اخلاق فاضلہ کی تلقین کی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ فرماتے ہیں:

> سلام کہنا ایک بہت بڑی نیکی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوت اسلامی کے قیام کے لئے اسے ضروری قرار دیا ہے پس تم سلام کو چھوٹی اور معمولی بات سمجھ کر نہ چھوڑو بلکہ اس کی نگہداشت کرو کیونکہ شریعت نے اسے ایک اسلامی شعار قرار دیا ہے وہ لوگ جو بڑے درجوں پر ہیں انہیں چاہیئے کہ چھوٹوں کو سلام کیا کریں اور چھوٹوں کو چاہیئے کہ بڑوں کو سلام کیا کریں یہ نہ ہو کہ کوئی بھی سلام نہ کہے اور دونوں خاموشی سے گذر جائیں بلکہ میرے نزدیک بڑوں کو سلام کرنے میں سبقت اختیار کرنی چاہیئے تاکہ انہیں دیکھ کر دوسروں کو بھی توجہ پیدا ہو اور وہ بھی اس قومی شعار کو اختیار کر لیں
> (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۲۰۶)

الغرض السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ایک ایسا اسلامی شعار ہے جس کے ذریعہ باہمی الفت و محبت پیدا کرنا مقصود ہے اور یہ فقرہ اخلاقی محاسن و مکارم پر مشتمل ہے اس کو رواج دینا قرآنی حکم ہے اور ارشاد نبوی ہے اور اس کی تعمیل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

ماریشس میں سیرت النبیؐ پبلک کانفرنس کا انعقاد

آنریبل وزیر اعظم، وزیر تعلیم اور ہز ایکسی لینسی سفیر پاکستان کی شرکت

(مکرم صدیق احمد صاحب منور مبلغ انچارج احمدیہ مشن ماریشس)

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ امسال جماعت احمدیہ ماریشس کو اس سال ۲۶ مارچ کو روز ہل میونسپلٹی کے پبلک ہال پلازا (PLAZA) میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس بڑے پیمانہ پر منعقد کرنے کی توفیق دی الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیرت النبیؐ کانفرنس اپنے پروگرام اور حاضری کی تعداد کے لحاظ سے بہت دلچسپ اور عظیم الشان تھی۔

کانفرنس کی تیاری

اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے کافی عرصہ قبل تیاری شروع کی گئی خاکسار نے ایک کمیٹی بنائی تاکہ کام کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جا سکے۔ میونسپلٹی سے رابطہ قائم کر کے PLAZA ہال ریزرو کروا لیا گیا اور مدعوین کے لئے دعوتی کارڈ چھپوائے گئے۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے مسلمانوں عیسائیوں اور ہندو احباب کو دعوت دی گئی۔ اسی طرح اخبارات میں اعلان کے ذریعہ پبلک کو کانفرنس کے لئے مدعو کیا گیا نیز دو دن قبل ریڈیو ماریشس پر بھی کئی بار اعلان ہوا۔ اسی طرح بذریعہ خطوط اور لٹریچر اور اعلانات جلسہ کا پراپیگنڈا کیا گیا

خاکسار اور مکرم مولوی صالح محمد خان صاحب مبلغ ماریشس نے محترم وزیر اعظم سر سیوو ساگر رام غلام اور وزیر تعلیم ڈاکٹر شادپول ہز ایکسی لینسی محمد انور خان سفیر پاکستان اور رام کرشنا مشن کے ہیڈ سوامی اپرانندہ سے رابطہ قائم کیا اور اس کانفرنس میں شرکت کرنے کی دعوت دی چنانچہ ان جملہ شخصیات نے ہمارے جلسہ میں شرکت کی دعوت کو منظور کر لیا

کانفرنس کی کارروائی

۲۶ مارچ کی صبح کو میونسپلٹی روز ہل کے پبلک ہال کو قطعات اور جھنڈیوں سے خوب مزین کیا جا چکا تھا کانفرنس سے کچھ وقت قبل احمدی احباب کیا بڑے کیا چھوٹے سیرۃ النبیؐ کے دلچسپ پروگرام کو سننے کے لئے جمع ہونا شروع ہو گئے دیکھتے ہی دیکھتے عاشقان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی کثیر تعداد سے ہال بھر گیا دیگر مسلمان بھائیوں، ہندوؤں، عیسائیوں کی آمد بھی ایمان کو تازہ کر رہی تھی۔ انتظام کے مطابق مکرم پروفیسر رشید حسین صاحب پرنسپل احمدیہ کالج ماریشس، مکرم شاہد منور احمد صاحب (ایک پاکستانی احمدی دوست) مکرم محمد اسمٰعیل سبحان اور مکرم بشیر نیجو صاحب مہمانوں کے استقبال کے لئے مقرر تھے۔ چنانچہ ان دوستوں نے معزز مہمانوں کو بڑے پُرخلوص رنگ میں اھلاً و سہلاً و مرحبًا کہا۔

سیرۃ النبیؐ کانفرنس کے مہمان خصوصی آنریبل سر سیوو ساگر رام غلام وزیر اعظم حکومت ماریشس آنریبل ڈاکٹر شادپول وزیر تعلیم اور عزت مآب سفیر پاکستان بروقت جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔

پروگرام کے مطابق جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت آنریبل ڈاکٹر شادپول وزیر تعلیم ساڑھے چار بجے شروع ہوا۔ سب سے پہلے جماعت مونتائیں بلانش کے ایک مخلص دوست محترم حسن رمضان صاحب نے تلاوت قرآن کی بعدہٗ مکرم مولوی صالح محمد خان صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم سے "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے" نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

نظم اور تلاوت کے بعد مکرم بشیر نیجو صاحب نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین کے موضوع پر فرنچ زبان میں تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجسم رحمت تھے آپ کا وجود صرف انسانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ جانوروں اور پرندوں تک کے لئے رحمت کا موجب تھا۔ کانفرنس کی دوسری تقریر رام کرشنا مشن کے ہیڈ سوامی اپرانندہ کی تھی سوامی صاحب نے تقریر میں اسلام کی اس خوبی کو بہت سراہا کہ اسلام اتحاد و اتفاق کے متعلق بہت اعلیٰ تعلیم دیتا ہے اس تعلیم کے بعد اسلام نے بعض ایسی عملی عبادات رکھی ہیں جن سے مسلمان خود بخود باہم متحد ہوتے چلے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی اس خوبی کو رام کرشنا کے مؤسس نے بھی بہت سراہا ہے۔

محترم سوامی صاحب کی تقریر کے بعد ہز ایکسی لینسی محمد انور خان صاحب سفیر پاکستان نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے بتایا کہ اسلام سے قبل مختلف انبیاء اور ان کے پیغامات محدود لوگوں اور قوموں کیلئے تھے جب انسان کی ذہنی استعدادوں نے کمال حاصل کر لیا اور وہ اس قابل ہو گئیں کہ ایک کامل پیغام اور شریعت کا نزول ہو تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دنیا میں بھیجا آپ نے کہا کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے وہ سب انسانوں کے لئے ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام انسانوں کے درمیان کسی قسم کے امتیاز کو برداشت نہیں کرتا بلکہ اس کے نزدیک سب مسلمان برابر ہیں آپ نے مزید کہا کہ اسلام کے معنی ہیں امن چونکہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اسلئے ہمیں ہر انسان کے ساتھ امن کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔ دوسرے انسانوں کے ساتھ ہمارا رویہ بہت دیانتدارانہ اور محسنانہ ہونا چاہیئے

ہز ایکسی لینسی سفیر پاکستان کے بعد آنریبل سر سیوو ساگر رام غلام وزیر اعظم نے خطاب کیا۔ وزیر اعظم موصوف نے کہا کہ میں اس کانفرنس میں شریک ہو کر بہت خوش ہوں۔ احمدیہ جماعت کا یہ کام بہت قابل تحسین ہے کہ اس نے ایک ایسے اجتماع کا انعقاد کیا جس میں ہر طبقہ اور ہر مذہب کے لوگ باہم مل کر بیٹھے ہیں۔ یہ تقریب بلاشبہ مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان تفہیم اور بھائی چارہ کا ماحول پیدا کرنے کا موجب ہو گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جماعت احمدیہ ایک بہت مقبول جماعت ہے میری خواہش ہے کہ آپ کامیابی سے ہمکنار ہوں۔ مکرم وزیر موصوف نے اپنے دورہ تنزانیہ کا ذکر کرتے ہوئے مرحوم امری عبیدی سابق ممبر (جو بعد میں وزیر انصاف بن گئے تھے) کا بہت اچھے لفظوں میں ذکر کیا انہوں نے کہا کہ مجھے عبیدی صاحب سے طویل گفتگو کرنے کا موقعہ ملا اور میں ان کی ملاقات سے بے حد متاثر ہوا تھا۔ تقریر کے آخر میں وزیر اعظم صاحب نے کہا کہ ماریشس میں ہر ایک کو مذہبی آزادی ہے ہمیں چاہیئے کہ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں کیونکہ اسی اصول سے ہم ماریشس کو بہترین جگہ بنا سکتے ہیں۔

وزیر اعظم موصوف کی تقریر کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت الٰہی اور محبت مخلوق کے موضوع پر تقریر کی تقریر کے اختتام پر میں نے بتایا کہ آپؐ کی اتباع اور پیروی سے ہم کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ بعدہٗ میں راقم الحروف نے معزز مہمانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ عظیم الشان کانفرنس اختتام پذیر ہوئی

سیرۃ النبیؐ کانفرنس کی خبر اگلے روز ریڈیو اور ٹی وی پر اردو انگریزی اور فرانسیسی خبروں میں نشر کی گئی۔ اسی طرح کانفرنس کی تصاویر ٹیلیویژن زبانوں کی خبروں میں ٹی وی میں دکھائی گئیں۔ آخر میں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ممبران جماعت ماریشس کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حسین نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان امداد طلبہ ماہ اپریل سنہ ۱۹۷۵ء

امداد طلبہ سے مستحق طلبہ کو تعلیمی امداد دی جاتی ہے۔ جن دوستوں نے امداد طلبہ میں عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزا بخشے۔

جن احباب نے اس کارِ خیر میں حصہ نہیں لیا اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (نگران امداد طلبہ)

حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ مدظلہا
حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
" صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
" ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
" سید عبدالرزاق شاہ صاحب
حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب
" مرزا محمد عثمان صاحب کویت
" الحاج محمد شفیع صاحب ہاشمی کراچی
منجانب چوہدری عبدالواحد صاحب
مکرم مرزا غلام احمد صاحب
" عبدالغفور صاحب خالد کریک لاہور از طرف لیفٹیننٹ عبدالمحسن کریک شہید۔
محترمہ سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے بی۔ٹی۔
مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی
محترمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ کراچی
مکرم سید ظہور احمد صاحب ربوہ
" چوہدری کریم احمد صاحب کراچی
" سردار نور احمد صاحب مرتضےٰ ربوہ
" حمید احمد صاحب خالد ربوہ
" قریشی محمد سعید صاحب ربوہ
" ملک عبدالرب صاحب ربوہ
محترمہ ثریا بیگم صاحبہ حیدرآباد از طرف ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاٹھی مرحوم
مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی
محترمہ زینب حسن صاحبہ لاہور چھاؤنی
مکرم بریگیڈیر نصیر احمد شاہ صاحب لاہور چھاؤنی
" ڈاکٹر محمد الدین صاحب وہاڑی
" محمد بخش صاحب ربوہ
" شیخ فضل احمد صاحب لاہور
" شیخ محمد الدین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ۔

مکرم حامد حسن صاحب معلّی پشاور یونیورسٹی
" صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم ربوہ
" ملک نعیم احمد صاحب ربوہ
" سید تفضل حسین صاحب سرگودھا شہر
محترمہ اہلیہ صاحبہ میاں محمد بشیر احمد صاحب
مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ
" ملک صفدر علی خان صاحب کراچی
" چوہدری غلام اللہ صاحب لاہور
" میجر مظفر علی صاحب راولپنڈی
" چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی
" شیخ عبدالرشید صاحب راولپنڈی
" حکیم عبدالرحمٰن صاحب ربوہ
محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کراچی
مکرم محمد طفیل صاحب گھمن متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ
" ناصر احمد صاحب ملّی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ
" میجر محمد یونس صاحب راولپنڈی
" عبدالرشید یحییٰ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ
" تصور احمد صاحب " "
" محمود احمد شہزاد صاحب " "
" عبدالرزاق صاحب ربوہ
جماعت احمدیہ لاہور
" " کوئٹہ
" " لائل پور
" " راولپنڈی
" " چک ۲۸۵ ر۔ب لائل پور
" " دارالرحمت شرقی ربوہ
" " ۱۰/۴۳ امنشی والہ شیخوپورہ
" " گوجرہ
" " اوکاڑہ
" " کراچی
" " ڈنگہ گجرات

قائدین وناظمین اطفال توجہ فرمائیں

جن قائدین مجالس نے ابھی تک فہرست تجنید و تشخیص بجٹ، فہرست وعدہ جات وقفِ جدید (اطفال) اور رپورٹ کارگزاری نہیں بھجوائیں بلاتاخیر بھجوائیں۔ ہر شہری مجلس ۷۵٪ اطفال اور دیہاتی ۵۰٪ اطفال کو رسالہ تشحیذ کا خریدار بنائے۔ تشحیذ کا سالانہ چندہ ۵/- روپے ہے۔

(مہتمم اطفال مرکزیہ۔ ربوہ)

قرآن کریم کی تلاوت کیوں؟

۱۔ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَبْصَارِ (یوسف ع ۱۲)
اس میں منعم علیہ گروہ (انبیاء و صلحاء) اور مغضوب و ضال گروہ کے حالات بیان ہوئے ہیں تاکہ عقلمند اس سے عبرت حاصل کریں۔

۲۔ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ۔ وہ غیب کی باتیں بیان کرنے میں بخیل نہیں ہے (پڑھنا اور فائدہ اُٹھانا شرط ہے)۔

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں۔ ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ" (ازالہ اوہام)

(قائد تعلیم انصاراللہ مرکزیہ)

انصاراللہ صفِ اوّل و دوم کے کوائف

انصار اللہ کی تقسیم بلحاظ صفِ اوّل وصفِ دوم کے مطالبہ پر بعض مجالس کی طرف سے انصار اللہ کے ناموں پر مشتمل بڑی طویل طویل فہرستیں مرکز میں موصول ہو رہی ہیں حالانکہ مرکز کا مطالبہ صرف اس قدر تھا کہ انصار کی کل تعداد بتائی جائے اور ان میں سے صفِ اوّل اور صفِ دوم کے انصار کی تعداد کو معین کیا جائے نیز جتنے انصار سائیکل سوار ہیں ان کی تعداد ظاہر کی جائے۔ اس سلسلہ میں اعلان مندرجہ الفضل مورخہ ۲۵ رفروری ۱۹۷۵ء نیز مجلس مرکزیہ کی طرف سے سال رواں کے لئے مطبوعہ ہدایات کا بغور مطالعہ کیا جائے اور ان کے مطابق معلومات فراہم کی جائیں۔ (نائب صدر انصار اللہ صف دوم)

قائدین مجالس کی توجہ کے لئے!

کیا آپ نے ماہ مارچ اور اپریل کی رپورٹ کارگزاری بھجوا دی ہے؟ اگر نہیں تو جلد از جلد مارچ اور اپریل کی رپورٹ بھجوا دیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ محترم بزرگوار تایا حکیم محمد عبداللہ صاحب آف بھاگووال ضلع گورداسپور حال ساکن احمد نگر جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا فخر حاصل ہے کو گزشتہ دنوں پیرانہ سالی میں ایک بھینس نے شدید طور پر مارا ہے۔ متعدد ضربات آئی ہیں۔ دایاں بازو کہنی کے قریب سے ٹوٹ گیا ہے اور سول ہسپتال لائلپور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (محمد صادق بٹ ساکن احمد نگر ضلع جھنگ)

۲۔ محترمہ حسین بی بی صاحبہ والدہ ملک عطاء اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چوڑا سگھر شیخوپورہ عرصہ دراز سے بعارضہ فالج علیل اور زیر علاج ہیں۔ نیز عزیزہ شاذیہ بنت محمد امین دکاندار ڈسکہ عرصہ دو ہفتہ سے بعارضہ خسرہ و بخار علیل ہے۔ ہر دو کی صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

۳۔ محترمہ صابرہ رحمان صاحبہ ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ آنکھوں کے عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نظر بڑی تیزی سے ختم ہوتی جارہی ہے قارئین کرام دعا فرمائیں کہ شافی مطلق معجزانہ طور پر انہیں کامل و عاجل شفا سے نوازے۔ آمین (بشریٰ بشیر پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

بواسیر PILES
کی حیرت انگیز دوا
پائلز کیور PILES CURE
صرف پہلے دو کیپسولز سے فوری آرام۔ چار کیپسولز کے مکمل کورس سے بیماری ختم۔ قیمت مکمل کورس ۱۰/-
مفید لٹریچر مفت منگوائیے!
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ
فون:- ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی کے پانچویں سالانہ تربیتی اجتماع کی مختصر روداد

مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی کا پانچواں سالانہ تربیتی اجتماع ۲۶-۲۷ شہادت ۱۳۵۴ ہش (۲۶-۲۷ اپریل ۱۹۷۵ء) کو مسجد احمدیہ مارٹن روڈ میں بعد نماز عصر شروع ہوا مرکز کی طرف سے محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے شرکت فرمائی جن کی صدارت میں پہلا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن مجید، عہدنامہ دُہرانے اور دعا کے بعد خاکسار نے مجلس کی کارگزاری پر مشتمل رپورٹ پیش کی جس کے بعد صاحب صدر نے رپورٹ پر اظہارِ خوشنودی فرماتے ہوئے افتتاحی خطاب فرمایا۔

دوسرا اجلاس زیرِ صدارت مکرم کیپٹن افتخار حسین صاحب ناظم انصار اللہ ضلع کراچی شروع ہوا جس میں تقریری مقابلہ برائے انصار اللہ ہوا۔ مقابلہ جات حُسنِ قراءت برائے خدام الاحمدیہ اور نظم خوانی برائے اطفال الاحمدیہ بھی منعقد ہوئے۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد تیسرا اجلاس زیرِ صدارت مکرم میجر شمیم احمد صاحب نائب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی عبد السلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسیہ" کے موضوع پر۔ اور مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی نے "تکمیلِ شریعت بذریعہ قرآن مجید" کے موضوع پر اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے "فیضانِ ختمِ نبوت" کے موضوع پر نہایت پُرمغز تقاریر فرمائیں جنکو سامعین نے بیحد دلچسپی اور ہمہ تن گوش ہو کر سُنا۔ کارروائی پروگرام کے مطابق ٹھیک ۹ بجے شب اختتام پذیر ہوئی۔ خاتمہ پر حاضرین کو جن کی تعداد پانچ سو کے لگ بھگ تھی کھانا پیش کیا گیا۔ قریباً ایک صد انصار نے مسجد احمدیہ مارٹن روڈ میں رات گزاری۔

دوسرے دن یعنی اتوار کو کارروائی نماز تہجّد با جماعت سے شروع ہوئی۔ نماز فجر ادا کرنے کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کا درس دیا۔ مکرم مولوی نواب الدین صاحب نے حدیث شریف کا درس دیا اور مکرم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب طاہر نے ملفوظات پڑھ کر سنائے جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں چائے و ناشتہ پیش کیا گیا۔

پانچواں اجلاس صبح سات بجے زیرِ صدارت مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی شروع ہوا۔ مکرم کرنل ایم۔ اے سعید صاحب نے "اسلام امن و سلامتی کا علمبردار ہے"، مکرم نعیم احمد خان صاحب نے "احمدی نوجوانوں کی ذمّہ داریاں"، مکرم چوہدری فیاض احمد صاحب نے "اسلام کا اقتصادی نظام"، ڈاکٹر احسان الحق صاحب نے "صحتِ جسمانی کی اہمیّت"، راجہ بشیر احمد صاحب مظفر نے "اسلام و سائنس" اور مکرم میاں عبدالحی صاحب مربی سلسلہ نے "احمدی نوجوانوں کا کردار" کے موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔

تقریروں کے درمیان نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ اس کے بعد سوالات و جوابات کا دلچسپ پروگرام ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس پروگرام میں اطفال، خدام اور انصار سب نے حصّہ لیا۔ سوالات کے بیشتر جوابات محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دئے۔ حاضرین نے گہری دلچسپی اور پوری توجہ سے ان کو سُنا اور بیحد محظوظ ہوئے۔

آخری اجلاس زیرِ صدارت محترم مولانا ابو العطاء صاحب منعقد ہوا جس میں مکرم کیپٹن افتخار حسین صاحب نے "حفظِ مراتب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ کے عمل کی روشنی میں" کے موضوع پر، مکرم مولوی عبد السلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے "عقائد جماعتِ احمدیہ" کے موضوع پر۔ مکرم ملک سعید احمد صاحب نے "جماعتِ احمدیہ غیروں کی نظر میں" کے موضوع پر، مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی نے "چین کا اسلام سے تعلق" کے موضوع پر، مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی نے "انبیاء کی جماعتوں کے لئے ابتلاء اور قربانیاں" کے موضوع پر اور آخر میں محترم مولانا ابو العطاءؔ صاحب نے "انصار اللہ کی ذمّہ داریاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کی روشنی میں" کے عنوان پر پُرمعارف تقاریر فرمائیں۔

اختتام پر خاکسار نے جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور محترم مولانا صاحب موصوف نے مقابلہ جات میں اوّل و دوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور اجتماع کے حُسنِ انتظامات و پابندیٔ اوقات اور کامیابی پر اظہارِ خوشنودی فرمایا۔

دعا اور نماز کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

عبد المجید
زعیم اعلیٰ انصار اللہ۔ مارٹن روڈ کراچی

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

جون ۱۹۷۵ء کے دوسرے عشرہ میں انشاء اللہ العزیز قرآن مجید کی تدریس کے لئے مرکزِ سلسلہ میں تین ہفتہ کے لئے کلاس منعقد ہو رہی ہے۔ جماعتوں کے مناسب نمائندوں کی شمولیت ضروری ہے۔

خواتین کے لئے پردہ کے ساتھ تدریس کا مرکزی لجنہ اماء اللہ کی زیرِ نگرانی انتظام ہوتا ہے۔

شمولیت اختیار کرنے والے احباب نظارت میں براہِ راست اطلاع دیں اور مستورات محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کو اطلاع فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

قرآن مجید سکھانے کے لئے متفرق کلاس

بیرونی احباب اِس کلاس سے فائدہ اُٹھائیں

احباب کو علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے قرآن مجید پڑھانے کے لئے مسجد مبارک ربوہ میں نظارت تعلیم القرآن کی زیرِ نگرانی ایک متفرق کلاس مستقل طور پر جاری ہے۔ اِس کلاس میں ایک مولوی فاضل ٹرینڈ ٹیچر بچوں اور بڑوں کو ناظرہ اور ترجمہ قرآن مجید پڑھاتے ہیں۔

جماعتوں کو چاہیئے کہ اپنی تصدیق کے ساتھ احباب کو مرکز میں بھجوائیں تا وہ قرآن مجید سیکھیں۔ باہر سے آنے والے ایسے دوستوں کے لئے مناسب عرصہ تک کھانے اور رہائش کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ جماعتوں کو اِس انتظام سے ضرور فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ ربوہ کے چھوٹے بچے اور بچیاں بھی سکولوں میں جانے سے پہلے اِس کلاس میں قرآنِ مجید کا سبق لیتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

اِعلانِ نکاح

میرے پوتے عزیز کیپٹن محمد یوسف خان اعجاز پسر عزیزم ملک محمد یونس خان صاحب ڈی۔ ایس۔ پی اسلام آباد کا نکاح ہمراہ عزیزہ عابدہ اقبال ہماچہ بنت شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ آف یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا حسبِ ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر بتاریخ ۲۰ اپریل ۱۹۷۵ء بروز اتوار بمقام سرگودھا پڑھا جس میں ہر دو خاندانوں کے افراد کے علاوہ معززینِ جماعت اور دیگر احباب بھی شریک ہوئے۔

بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت دعا فرمادیں کہ یہ نیا تعلق ہر لحاظ سے باعثِ رحمت و برکت ہو۔ اسے اللہ تعالیٰ دینی و دنیاوی ترقیات کا موجب بنائے اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین

(ملک محمد الدین امین آبادی۔ دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا

میرے والد مکرم منیر احمد صاحب کراچی میں کئی دنوں سے علیل ہیں۔ گردے میں پتھری کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ بائیں گھٹنے میں بھی شدید درد ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت یابی عطا کرے۔ آمین

(نصیر احمد۔ کراچی)